34744-عمرہ میں دعاؤں کی جگہیں اور دعاؤں کے الفاظ

سوال

میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ جارہی ہوں اور مجھے دعاؤں کا علم نہیں کیا آپ میرا تعاون کرسکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

عمرہ کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں اوراذکار صحیح احادیث میں وارد ہیں ، مسلمان کے لیے ان سے استفادہ کرنا اورانہیں یاد کرکے انہیں سمجھنا اوراس کے مطابق عمل کرنا ممکن ہے ان میں سے چند ایک دعائیں ذیل میں دی جاتی ہیں :

ا-میقات پراحرام باندھتے وقت :

مسلمان شخص کے لیے عمرہ اورحج کا احرام باندھنے سے قبل اللہ اکبر اور سبحان اللہ اورلاالہ الااللہ کہنا مسنون ہے ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے توآپ نے مدینہ شریف میں ظہر کی چار رکعات نماز ادا فرمائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی اورپھر وہیں پر رات بسر کی پھر صبح سوار ہوئے اورجب چٹیل میدان میں پہنچے تواللہ تعالی کی حمد بیان کی اور سبحان اللہ اوراللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اورلوگوں نے بھی ان دونوں کا تلبیہ کہا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1476) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حکم (احرام سے قبل تسبیح کرنا اوراس کے ساتھ مذکوراعمال مباح ہیں) ثابت ہونے کے باوجود بہت ہی کم ذکر ہوتا ہے ۔

دیکھیں : فتح الباری (412/3) ۔

ب-مکہ جاتے ہوئے میقات سے لیکر کعبہ جانے تک :

کثرت سے تلبیہ کہنا مسنون ہے اورمردوں کے لیے بلند آواز سے کہنا مسنون ہے لیکن عورتیں اپنی آواز بلند نہیں کریں گی تاکہ اجنبی مرد اس کی آواز نہ سن سکیں ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذوالحلیفہ کے قریب کھڑی اپنی سواری پر سوار ہوئے تو نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہا :

(لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک اِن الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک) اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا تعریف اور نعمت تیرے لیے ہی ہے ، اورملک بھی تیرے لیے ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5571) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184)

ج-دوران طواف :

ہر چکر میں جب بھی حجر اسود کے برابر پہنچے تو اللہ اکبر کہے :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو جب بھی رکن (حجر اسود) کے پاس آئے آپ کے پاس جو چیز تھی اس کے ساتھ حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور اللہ اکبر کہا ۔

اور طواف کرنے والا حجر اسود اور رکن یمانی کے مابین مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں رکنوں کے مابین یہ کہتے ہوئے سنا :

(ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (1892) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

د- صفا پہاڑی پر چڑھنے سے قبل :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ وسلم دروازے سے صفا کی جانب نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

.{إن الصفا والمروۃ من شعائر اللہ} یقینا صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

اور فرمایا : میں وہیں سے ابتداء کرتا ہو جہاں سے اللہ تعالی نے ابتداء کی ہے ، لھذا صفا سے شروع کیا اور صفا پہاڑی پر چڑھے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی توحید بیان کی اور تین بار یہ دعا پڑھی :

(لاإلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر ، لاإلہ إلا اللہ وحدہ أنجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الأحزاب وحدہ) اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ، اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے ، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا ۔

آپ نے اسی طرح تین بار کیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

ہ- مروہ پہاڑی پر چڑھتے وقت :

مروہ پر بھی وہی کام کیا جائے گا جو صفا پر کیا گیا لیکن آیت نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دعا وہی پڑھیں گے ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروہ کی طرف اترے حتی کہ جب وادی کے درمیان پہنچے تو دوڑ لگائی اور جب آپ کے پاؤں اوپر اٹھ گئے تو عام حالت میں چلنے لگے اور مروہ پر آکر وہی کام کیا جو صفا پر کیا تھا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

زمزم کا پانی پیتے وقت پانی پینے والا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جو چاہے دعا مانگ سکتا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

زمزم کا پانی اسی لیے ہے جس لیے پیا جائے ۔

دیکھیں : سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3062) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ (5502) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اوراسی طرح طواف اور سعی میں کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنا مشروع ہے اوراس میں دعا بھی شامل ہوتی ہے ، لھذا مسلمان شخص کوچاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے اس کے لیے جودعا بھی اس کے دل میں ڈالی جائے وہ مانگے ، اورا پنے طواف اور سعی میں اس کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

اورآج کل جولوگ طواف اور سعی کے ہر چکر میں علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھتے ہیں شریعت میں اس کی کوئی دلیل اوراصل نہیں ملتی ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

طواف کرنے والے کے لیے طواف میں اللہ تعالی کا ذکراور مشروع دعاء کرنا مستحب ہے ، اوراگرآہستہ آوازمیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرلے تواس میں کوئی حرج نہیں ، اورطواف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ذکرکی تعین نہیں ملتی نہ توآپ کے حکم سے نہ ہی تعلیم اورقول کے ذریعہ اس کی تعین ہوتی ہے ، بلکہ طواف میں ساری شرعی دعائیں مانگی جاسکتی ہیں ۔

اورپرنالے وغیرہ کے نیچے کچھ لوگ جوخاص دعائیں کرتے ہیں اس کی کوئی اصل اوردلیل نہیں ملتی ۔

اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکنوں کے مابین (ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہمیں دنیا اورآخرت میں خیروبھلائی عطا فرما اورہمیں آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما ، پڑھ کرطواف کا چکرختم کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ساری دعا بھی اس کے ساتھ ختم کرتے تھے ، اورعلماء کرام اس پر متفق ہیں کہ اس میں کوئی بھی دعا واجب نہیں ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (26/122-123) ۔

واللہ اعلم.